نقشِ آغاز

ملک کی تازہ اور نازک ترین صورتحال

اور اسلامیانِ پاکستان کی ذمہ داریاں

ملک میں عام انتخابات کے انعقاد میں صرف چند دنوں کا فاصلہ باقی رہ گیا ہے جب کہ پنجاب میں سماوی اور سندھ میں تخریبی اعمال کے حالیہ آفتوں کے اثرات تاہنوز باقی ہیں۔ پنجاب سیلاب کی آفتِ ناگہانی کے جس عذاب سے گذرا ہے اس کے روح فرسا مناظر نے پورے ملک کے باشندوں کو دلگیر اور رنجیدہ کر دیا ہے۔ ہزاروں افراد لقمۂ اجل بنے سینکڑوں دیہات اور لاکھوں مکانات منہدم اور معدوم ہو گئے۔ لاکھوں افراد بے گھر اور نان ونفقہ کے محتاج ہو گئے۔ سرکاری سطح پر آفت رسیدہ گان کے لئے جو کچھ کیا گیا وہ اس سے بہت کم تھا جو کچھ نشر کیا گیا تاہم فوج کے جوان جس ہمت شجاعت اور اخلاص ومحبت کے ساتھ اہلِ وطن کی خدمت کرتے رہے وہ بہرحال لائقِ تحسین اور قابلِ صد آفرین ہے جمعیت علماء اسلام کے سکریٹری جنرل اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی اس موقع پر سیلاب زدہ علاقوں میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے دردناک مناظر اور مظلوم وتباہ حال انسانیت کی حالتِ زار دیکھی تو جمعیت علماء اسلام کے مخلص اور فعال کارکنوں کو آفت رسیدہ گان کی فوری مدد کے لئے کیمپ لگانے اور تدبیر تنظیم اور باقاعدہ طور پر کامیاب حکمتِ عملی سے ان کی مدد کرنے کے لئے بھرپور تعاون کی ہدایات دیں اور الحمدللہ! کہ جمعیت کے کارکنوں نے اپنی کمزور مقدرت اور محدود وسائل کے باوجود جو کام کیا بہت خوب کیا واجرہم علی اللہ۔

باقی سیاسی جماعتوں کو بھی جو قوم وملک کے لئے خود کو نجات دہندہ باور کراتی ہیں اس موقع پر بھرپور خدمت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا۔ اس طرح انتخابات کی قربت کے پیشِ نظر بلا رسیدہ اہلِ وطن سے ایک رابطہ بھی قائم ہو جاتا۔ مگر چند ایک سماجی تنظیموں اور ایک دو سیاسی جماعتوں کے چند کیمپوں کے سوا کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اکثر سیاسی قائدین اور رہنمایانِ قوم نے اخباری بیانات کے حد تک اظہارِ افسوس کیا اور بس! اے کاش! ہمارے ملک کے سیاسی قائدین اور قومی رہنما حصولِ اقتدار کے بجائے قوم کے معاشی اور قومی وملّی مشکلات، ملکی مسائل کا حل اور

اور دکھی و مظلوم انسانیت کی خدمت کو عملاً بھی اپنے سیاسیات کا اولین ہدف بنا لیتے تو قومی ترقی، ملّی اور اجتماعی شعور کی پختگی اور ملکی استحکام کو مزید تقویت پہنچتی۔ مگر افسوس! کہ تاحال سیاسی جماعتوں میں اس نوعیت کی خدمت خلق کا کوئی ذوق اور اس کی کوئی نمایاں جھلک دیکھنے میں نہیں آئی۔

○ صوبہ سندھ بالخصوص حیدرآباد اور کراچی میں لسانی اور نسلی امتیازات کے جو بیج مسلسل کئی سالوں سے بوئے جا رہے تھے ان کی فصل لاقانونیت کی شکل میں پک چکی ہے۔ مفاد پرست اور موقع شناس عناصر، غیر ملکی ایجنٹ اور تخریب کار قتل و غارت گری کے لامتناہی سلسلے کی صورت میں اس فصل کو کاٹ رہے ہیں۔ پوری قوم ایک کربناک فضا سے دوچار ہو چکی ہے۔ سندھ مسلسل فسادات کے پیش نظر ایک مقتل بن چکا ہے۔ علاقہ پر چھائی ہوئی وحشت و بربریت اور غم و اندوہ کی گہری دھند اور بہیمیت کے ایسے ایسے مظاہر سامنے آئے ہیں جن کے سامنے جلیانوالہ باغ امرتسر میں جنرل ڈائر کی سفاکی، صابرہ اور شتیلہ کیمپوں میں یہودی بھیڑیوں کی درندگی، ڈھاکہ میں مکتی باہنی کے ایک خونخوار افسر اور اس کے کئی ایک ساتھیوں کی زمین پر پڑے ہوئے ایک شخص کے پیٹ میں سنگین اتارنے کا وحشیانہ کردار، تقسیم ہند کے فسادات مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام، مراد آباد اور میرٹھ کی حالیہ خوں ریزیاں بھی ماند پڑ جاتی ہیں۔ ایسا قتل عام ہوا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ○

بلاشبہ یہ خوں ریزی ملکی سالمیت اور قومی وحدت کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے جو عوام سے کہیں زیادہ ارباب سیاست اور اہل اقتدار پر عیاں ہے۔ ارباب حکومت، اہل سیاست اور قومی رہنماؤں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ حصول اقتدار کی مساعی، اپنے مفادات کے تحفظ اور محض نعرہ بازی کی سیاست سے نکل کر اس قدر سنگین، حساس اور قومی و ملّی اہمیت کے حامل نازک ترین حالات اور واقعات کا انتہائی سنجیدگی سے نوٹس لیں اس سے قبل کہ خدانخواستہ کوئی انہونی ہو جائے اور قوم کو کسی ناگہانی آفت سے دوچار ہونا پڑے انہیں کوئی نہ کوئی راہ عافیت تلاش کر لینی چاہئے۔

○ ملک میں خالص دینی و مذہبی اور مضبوط سیاسی قیادت اور مستحکم سیاسی حکومت کے فقدان، پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں اور سندھ میں خوف، دہشت، کشیدگی اور باہمی خانہ جنگی کی بڑی گہری فضا کے باوجود الحمدللہ! کہ قوم مجموعی طور پر کسی بے یقینی، ذہنی شکست اور اعصابی کشیدگی سے دوچار نہیں ہوئی۔ بلکہ بعض حالات میں بڑے عزم اور استقلال کے مظاہر بھی سامنے آئے ہیں۔ فوج نے تاہنوز جس مستحسن روش اور ملک کے سیاسی استحکام جس تاریخی کردار کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی ہر لحاظ سے خوش آئند اور قابل تحسین ہے قوم کے اس مجموعی ثبات، عزیمت اور استقامت کے بھرپور مظاہرہ سے ملک دشمنوں کے تمام منصوبے، مفروضے اور اندیشے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ اللہ کریم مستقبل قریب کے نازک ترین اور ملکی تقدیر کے حساس ترین مرحلے میں بھی اسلامیان

پاکستان پر اپنی رحمتوں اور بے پناہ فضل و عنایت کے طفیل اپنا کرم فرمائے گا اسی کے بھروسہ، اور اسی کی غیبی نصرت اور مدد سے ملکی سالمیت کی ہچکولے کھاتی ہوئی ضعیف کشتی، مضبوط اور محفوظ ساحل کے قریب لگے گی انشاءاللہ!

○ ملک کے بقا و تحفظ اور سالمیت و استحکام کے لئے بلاشبہ انتخابات ناگزیر تھے جس کے انعقاد کا بظاہر قطعی فیصلہ کر دیا گیا ہے قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے ۱۶ نومبر اور صوبائی اسمبلی کے لئے ۱۹ نومبر کی تاریخیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ مگر جس طرح کھانا کھانے سے انسانی زندگی اور اس کے وجود کے تحفظ کی ضمانت کے باوجود کسی کے اسلام اور اطاعت گزاری کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ملک کے بقاء اور سالمیت کے پیش نظر " انتخابات کی ضرورت کے ہزاروں اعتراف کے باوجود" ملک میں نفاذِ شریعت، اس کے نظریاتی اساس کے تحفظ کی قطعی ضمانت اور نظام اسلام کی مبارک منزل ہرگز حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے سہل اور بے خطر راستہ تو یہی تھا کہ آئین سازی کا مسئلہ مختلف نظریات اور بیرونی طاقتوں سے وابستہ کارندوں، مفاد پرست جاگیرداروں، مغرب زدہ سکالروں اور آزادی و دہریت کے علمبرداروں سے تشکیل پانے والی اسمبلی پر چھوڑنے کے بجائے جرأت مومنانہ سے کام لے کر تدریج و مصلحت اور مداہنت آمیز طرزِ عمل کو یک لخت ترک کر کے آئینِ شریعت کے مکمل نفاذ کا اعلان کر دیا جاتا۔ مگر افسوس! کہ جمہور مسلمانوں کے اس مبنی برحق، خالص جمہوری اور ملک کے نظریاتی اساس کے ہم آہنگ مطالبہ پر تا ہنوز کوئی توجہ نہ دی جا سکی۔ مگر اب جب کہ پارلیمانی روایات کے مطابق آئین سازی کا کام قومی اسمبلی نے کرنا ہے تو مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ملک کے آئین ساز ادارے میں علماء حق، دین پسند قوتوں اور اسلامی کاز میں مفید اور معاون امیدواروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیجیں جن کا ماضی اسلامی نقطہ نظر سے اسلام کے زیادہ قریب رہا ہو۔ جن کے مستقبل کے آئینی کردار، دیانت و تقویٰ، اسوۂ سلف کی پیروی اور راسخ العقیدہ مسلمان ہونے پر اکابر علماء و مشائخ اور عامۃ المسلمین کا اعتماد ہو جو غالب اکثریت میں اسمبلی میں پہنچ کر تحریک نفاذ شریعت کی تکمیل اور اس کی پیش رفت میں علماء حق کی بھرپور معاونت کر سکیں۔ اور اگر خدانخواستہ قوم نے غفلت، اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں تساہل اور چشم پوشی سے کام لیا اور اپنے اسلام پسندی کے دعووں اور نعروں کے باوجود پارٹی، جتھہ، گروہ بندی اور علاقائی تعصب کی پوجا پاٹ کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو نامزد کیا جنہیں اسلامی علوم کے ابجد سے بھی واقفیت نہیں نہ ان کا عقیدہ اور ایمان اسلامی آئین کے اجراء و تنفیذ پر راسخ ہے تو پھر آئندہ اسمبلی میں بھی اسلام کا وہی حشر ہو گا جو اس سے قبل کی اسمبلیوں میں ہوا کرتا تھا۔ اور نتیجہ میں وہ خلفشار اور باہمی سر پھٹول نمایاں ہو گا۔ جس کا خمیازہ نہایت بھیانک شکل میں قوم کو بھگتنا ہو گا۔

○ اس موقعہ پر یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ آئندہ انتخابات، محض چند انتظامی نوعیت کی تبدیلیوں یا محض انتقال اقتدار کے لئے منعقد نہیں ہو رہے بلکہ یہ پورے ملک کے مستقبل کی زندگی کا ایک حساس ترین موڑ ہے جس میں پوری

قوم کی تقدیر کا فیصلہ ہونا ہے۔ ان انتخابات میں دو مختلف نظریے اور دو متحارب نظام زندگی ٹکرائیں گے۔ ایک کا کہنا ہے کہ پاکستان صرف ایک معاشی ضرورت کے تحت بنا تھا۔ نظام اسلام، انسانی معیشت کی تکمیل میں ناقص ہے۔ اسے سوشلزم سے بھیک اور پیوند کی ضرورت ہے طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔ اباحیت، آزادی نسواں، مکروفریب، دھاندلی ظلم و تشدد، بھٹو ازم، فسطائیت، آمریت اور تخریب کاری کے مکروہ چہرے پر جمہوریت پسندی کے خوشنما اور فریب کارانہ نقاب کا پروپیگنڈہ۔ لادین اور نوجوان عورتوں کی حکومت تک سب کچھ قوم وملت کی ضرورت ہے، ان کے نزدیک اسلامی قوانین، حدود اور قصاص وغیرہ، غیر انسانی وحشیانہ اور ظالمانہ قوانین ہیں۔ پرائیویٹ شریعت بل، امتناع قادیانیت آرڈیننس، نفاذ شریعت آرڈیننس اور متعدد اسلامی قوانین کی طرف پیش رفت قدامت پرستی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک کائنات پر حکومت انسانی خواہشات کی ہے اور وہی اچھے برے کا فیصلہ کرے گی۔ یہ لوگ ماسکو کے ملحدوں، اسرائیل اور امریکہ کے یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں کی مشترکہ میراث اور ان کی امیدوں کا مرکز ہیں۔

جب کہ دوسرے کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کائنات پر حاکمیت صرف اللہ کی ہے پاکستان اسی کے نام پر بنا تھا یہاں اسی کا قانون چلے گا اسی کی بات مانی جائے گی۔ سیاست ومعیشت سے لے کر پرائیویٹ زندگی تک ہر معاملے میں اسی کے احکام واجب الاطاعت ہوں گے ۔ اگرچہ اس دوسرے گروہ میں بھی نسبتاً علماء کی تعداد کم ہے مگر نظریہ ومنشور، مستقبل کا لائحہ عمل اور اقتدار کی صورت میں نظام حکومت کے اولین اہداف وہی ہوں گے جن کی نشاندہی علماء نے کردی ہے اور جس پر اتحادی پارٹیوں کے تمام رہنماؤں نے علماء حق کے ساتھ معاہدہ پر دستخط ثبت کردئیے ہیں۔

○ موجودہ حالات میں فریضۂ منصبی کے احساس اور ملکی سیاست میں اسلامی کاز کی اصولی بالادستی کے عظیم مقصد کے حصول کے پیش نظر جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سکریٹری جنرل حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی تجویز وتحریک پر حالیہ انتخابات میں ہم خیال سیاسی جماعتوں کے ساتھ باہمی تعاون اور انتخابی اتحاد کے پیش نظر اولاً جمعیت کی مرکزی مجلس عاملہ میں اس کے لئے بنیادی طور پر یہ اصول وضع کئے گئے۔

ملک میں اسلامی قانون کی مکمل بالادستی، قرآن وحدیث کی روشنی میں برابری کی بنیاد پر تمام طبقات کے لئے قابل قبول معاشی مواقع فراہم کرنا۔ جہاد افغانستان کی مکمل حمایت اور پشت پناہی۔ ایٹمی توانائی کے پروگرام کا فروغ اور ملک کی ترقی کے لئے اس کا پرامن استعمال، غیر وابستہ خارجہ پالیسی (جس کے نتیجے میں فلسطینی اور کشمیری عوام کی جدوجہد کی مکمل حمایت اور تیسری دنیا کے ممالک سے مکمل تعاون) جنہیں مستقبل کے لائحہ عمل کے طور پر اختیار کرنے اور برسر اقتدار آنے کی صورت میں اس پر کاربند رہنے کے لئے پاکستان مسلم لیگ سمیت ۸ سیاسی جماعتوں نے آمادگی ظاہر کردی۔ جسے بعد میں اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہی اجلاس میں پیش کرکے معاہداتی تحفظ بھی حاصل کرلیا

گیا جس کے نتیجے میں اسلامی جمہوری اتحاد عمل میں آیا اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو اس کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا۔
بہر حال ایسے حالات میں جب کہ لڑائی اسلام اور لادینیت کی اور پاکستان کی سالمیت و بقا اور تخریب و فنا کی ہے۔ کسی بھی باشعور مسلمان کے لئے غیر جانب دار رہنے کی بھی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس وقت تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ساری توانائیاں، اسلامی قوتوں کو مدد پہنچانے میں صرف کر دیں۔ اس موقع پر خاموش بیٹھنا بھی ایسا ہی جرم ہے جیسا کہ دشمن کو تقویت پہنچانا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب۔	اگر لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب نازل فرمائیں۔

سب دیکھ رہے ہیں اور کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں کہ اباحیت پسندی، فسطائیت، کمیونزم کے فروغ اسلامی اقدار کی تحقیر اور نفاذ شریعت جیسے عظیم مقصد کے حصول میں ایک بڑی اور لادین قوت کھلے بندوں ظلم کر رہی ہے تو حدیث رسولؐ کی رو سے انتخابات میں سرگرم حصہ لے کر اس ظلم کو روکنا، ثانیاً اور کسی نہ کسی درجے میں مثانا سب کا فرض ہے کہ خاموش بیٹھنے کی بجائے اس ظلم کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کریں۔

○ بعض سادہ لوح اور خالص دیندار لوگوں میں ایک غلط فہمی یہ بھی پھیلائی جا رہی ہے کہ موجودہ زمانہ کی سیاست مکر و فریب کا دوسرا نام ہے اس لئے شریف آدمی کو نہ تو سیاست میں حصہ لینا چاہئے اور نہ الیکشن میں کھڑا ہونا چاہئے بلکہ ووٹ ڈالنے تک کے خرخشوں میں پڑنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔
یہ غلط فہمی طبعی شرافت، سادہ لوحی یا چاہے بھی نیک نیتی سے پیدا ہوئی ہو، لیکن ہے بہر صورت سراسر غلط اور قوم و ملت کے لئے ضرر رساں! بلاشبہ ملکی سیاست ۴۰ سال سے خود غرض حکمرانوں، لادین قوتوں اور مفاد پرست سیاست دانوں کے ہاتھوں سے گندگی کا ایک تالاب بن چکی ہے۔ جب تک صاف ستھرے، دیندار متقی اور پرہیزگار لوگ علماء حق کی راہ نمائی میں اسے پاک کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھیں گے تو اس گندگی میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور پھر ایک نہ ایک روز یہ نجاست ملک کے پارساؤں کے گھروں تک بھی پہنچ جائے گی چنانچہ عقلمندی، شرافت اور خالص دینی اور شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ہدایات کے پیش نظر ملک کے چاروں صوبوں میں جمعیت علماء اسلام اور اسلامی جمہوری اتحاد کے پلیٹ فارم سے علماء حق انتخابات میں بطور امیدوار کے بھرپور حصہ لے رہے ہیں تاکہ سیاست کی اس گندگی کو دور دور سے برا کہنے کے بجائے سیاست کے میدان کو ان لوگوں کے ہاتھ سے چھین لیا جائے جو مسلسل اسے گندہ کر رہے ہیں۔
ایسے حالات میں ووٹ ایک معمولی پرچی نہیں بلکہ یہ ایک بڑے انقلابی موڑ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے ووٹ

بلاشبہ ایک شہادت ہے لہذا ووٹ کو غلط استعمال کرنا یا محفوظ رکھنا بھی دینداری کا تقاضا نہیں بلکہ اس کو زیادہ سے زیادہ صحیح استعمال کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اگر شریف، دین دار اور معتدل مزاج حضرات یکسو ہو کر بیٹھ جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے یہ میدان شریروں، فتنہ پردازوں اور بے دین افراد کے ہاتھوں میں سونپ دیا ہے۔ جس کی آخرت میں باز پرس ہوگی اور دنیا میں اس کے اجتماعی اور قومی وبال سے ملک اور قوم کو محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی کا سانحہ ارتحال

گذشتہ ہفتے مشہور عالم دین، ممتاز سکالر، جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی کا انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۶۲ سال تھی وہ تحریک پاکستان کے بزرگ رہنما، مفسر، محدث اور عظیم مصنف حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے فرزند ارجمند اور جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے شاگرد خاص اور کئی علمی و تحقیقی کتب کے مصنف تھے۔ درس و تدریس اور خدمت علم ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ وہ اسلامی نظریاتی کونسل اور مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ نفاذ شریعت اور غلبہ دین کے لئے مرحوم کے مساعی ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کے ہزاروں تلامذہ گراں قدر تصنیفات ایک عظیم صدقہ جاریہ ہیں۔

ادارہ مرحوم کے پسماندگان، عزیز و اقارب، تلامذہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ باری تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ وارفع درجاتہ (عبدالقیوم حقانی)

دفاع امام ابوحنیفہؒ
تصنیف: مولانا عبدالقیوم حقانی
صفحات ۳۰۶، قیمت مجلد ۵۷/، غیر مجلد ۴۵/
جس میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت و سوانح، علمی و تحقیقی کارنامے، تدوین فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، دلچسپ واقعات، نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی تاریخی حیثیت، جامعیت، تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث ہے۔
مؤتمر المصنفین — دارالعلوم حقانیہ — اکوڑہ خٹک — پشاور